کے نام لکھے۔ خلفائے راشدین حتیٰ کہ خلفائے بنی امیہ اور خلفائے بنی عباس کے دور میں بھی یہی ترتیب برقرار رہی حتیٰ کہ یہ نظام ہی تلپٹ ہو گیا۔''

نیز فرماتے ہیں:

((وَانْظُرْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حِيْنَ وَضَعَ الدِّيْوَانَ، وَقَالُوْا لَهُ: يَبْدَأُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ ضَعُوا عُمَرَ حَيْثُ وَضَعَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، فَبَدَأَ بِأَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ مَنْ يَلِيْهِمْ، حَتَّى جَاءَتْ نَوْبَتُهُ فِي بَنِي عَدِيٍّ، وَهُمْ مُتَأَخِّرُوْنَ عَنْ أَكْثَرِ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ)) [1]

''ذرا دیکھو کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وظائف کا رجسٹر تیار کیا تو لوگوں نے گزارش کی کہ امیر المومنین! سب سے پہلے آپ اپنا نام لکھیں۔ فرمانے لگے ''نہیں، عمر کو وہیں رہنے دو جہاں اسے اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ پھر سب سے پہلے جناب رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کے نام لکھے۔ پھر ان قبائل کے جو آپ ﷺ کے قبیلے سے قریب تھے۔ قریش کے اکثر قبائل لکھے جانے کے بعد آپ کے قبیلے بنو عدی کا نمبر آیا تو آپ نے اپنا نام ان میں لکھا۔''

فضائل اہل بیت میں یہ حدیث گزر چکی ہے:

((كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي)) [2]

''قیامت کے دن ہر تعلق اور رشتہ ٹوٹ جائے گا، سوائے میرے رشتے اور تعلق کے۔''

اس حدیث ہی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مجبور کیا کہ وہ سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما سے

---

[1] اقتضاء الصراط المستقیم مخالفة أصحاب الجحیم : ۱/۴۵۳.

[2] المعجم الكبير للطبراني، ح : ۲۶۳۳-۲۶۳۵، وسلسلة الأحاديث الصحيحة، ح : ۲۰۳۶.

نکاح کا پیغام بھیجیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے تمام طرق ذکر کیے ہیں۔ ❶

یہ بات کسے معلوم نہیں کہ چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سسرالی رشتے کا شرف حاصل تھا۔ سیدہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹیوں سیدہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کو آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہونے کا شرف حاصل تھا، تو سیدنا عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو آپ کے داماد ہونے کا شرف حاصل تھا۔ عثمان رضی اللہ عنہ تو دہرے داماد تھے کہ پہلے ان کی شادی آپ کی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی اور ان کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی بہن حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کا شرف حاصل ہوا۔ اسی بنا پر ان کو ذوالنورین کا لقب حاصل ہوا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کی چھوٹی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا شرف حاصل ہوا۔ حافظ ذہبی نے ''سیر اعلام النبلاء'' میں اور حافظ ابن حجر نے ''تہذیب التہذیب'' میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حالات کے تحت لکھا ہے:

> ''اگر عباس رضی اللہ عنہ کبھی حضرت عمر یا عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرتے تو عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما اپنی سواری سے اتر پڑتے اور جب تک عباس رضی اللہ عنہ دور نہ چلے جاتے وہ اپنی سواری پر سوار نہیں ہوتے تھے۔ یہ کیفیت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے احترام کی۔'' ❷

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ:

طبقات ابن سعد میں با سند ذکر ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے سیدہ فاطمہ بنت علی بن ابی طالب رحمہا اللہ سے کہا: ''جناب علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی! اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی خاندان تم سے بڑھ کر مجھے پیارا نہیں۔ بلکہ تم مجھے میرے اپنے خاندان سے بھی بڑھ کر

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة، ح: ٢٠٣٦.

❷ سير اعلام النبلاء ٢/ ٩٣.